مرحوم مشاہیر کے خطوط

بنام شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ

تبرکات و نوادر

ازشیخ الحدیث مولانا نصیرالدین صاحب غورغشتی مرحوم[1]

جناب مکرمی ومحترمی مہتمم دارالعلوم حقانیہ مولانا عبدالحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' ۔ واضح ہو کہ یہاں بفضل خداوندکریم خیریت ہے اور خیریت آپ کا خداوندکریم سے مطلوب ہے۔ نوازش نامہ آپ کا پہنچا، کیفیت مندرجہ سے آگاہی ہوئی۔ جلسہ آپ کا سخت گرمی کے موسم میں ہوگا۔ اور میری صحت بھی اچھی نہیں ہے۔ روٹی بھی پرہیزکی کھاتا ہوں۔ وہاں جلسہ میں اژدہام بہت ہوگا۔ آپ ناراض نہ ہوں اور مجھے معافی دیویں، پھر کسی موقعہ پر معتدل موسم میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی خدمت میں آپ کے مدرسہ میں حاضر ہوں گا۔

(۵ رجون ۱۹۵۲ء)

---

[1] اپنے وقت کے شیخ کامل، عارف باللہ، امام المحدثین، نمونۂ سلف، پیکر اخلاص وتقویٰ شیخ الحدیث مولانا نصیرالدین صاحب غورغشتوی قدس اللہ سرہٗ العزیز، پون صدی تک علوم حدیث کی درس و تدریس بلاکسی مزد ولالچ محبوب مشغلہ رہا، تقویٰ، اخلاص، سادگی اور معصومیت میں اسلاف کا جیتا جاگتا نمونہ تھے۔ تلامذہ کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ وجود باجود ــــ ارشاد نبوی ــــ اذا رءو اذکر اللہ۔ کا مصداق تھا۔ مشکوٰۃ شریف کی نہایت حکیمانہ اور محققانہ شرح فقہ حنفی کے رنگ میں لکھی۔ گذشتہ سال سو سال سے متجاوز عمر میں وصال فرمایا۔ مکتوب الیہ اور دارالعلوم حقانیہ سے خاص تعلق خاطر رہا۔ بالالتزام دارالعلوم کے دستاربندی جلسوں کی افتتاحی نشست کی صدارت فرماتے رہے اور جلسوں کے علاوہ بھی بارہا دارالعلوم کو اپنی تشریف آوری سے نوازتے رہے۔ اپنے وقت کے اس شیخ کل کی سرپرستی اور خصوصی عنایات پر دارالعلوم کو ناز رہا۔ یہ خطوط عموماً جلسوں میں شمولیت کی دعوت کے سلسلہ میں لکھے گئے ہیں اور غالباً شیخ الحدیث مرحوم کے دیگر تحریرات کی طرح املائی ہیں۔ افسوس کہ اس وقت بے شمار خطوط میں سے یہ چند ہی دستیاب ہو سکے۔ (س)

مکرمی و محترمی حضرت مولانا عبدالحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ۔ واضح ہو کہ خط آپ کا پہنچا۔ کیفیت مندرجہ سے آگاہی ہوئی محترما! آپ نے جلسہ بہت سخت گرمی کے موقع میں مقرر کیا ہے اس قدر گرمی میرے جیسے ضعیف اور ناقص الصحت کیلئے ۔۔۔۔۔ ہے۔ لیکن چونکہ آپ جلسہ میں شمولیت کے واسطے مجبور کرتے ہیں۔ تو میں مشقت اٹھا کر جلسہ میں انشاء اللہ تعالیٰ شامل ہو جاؤں گا۔ لیکن جو شخص کہ ہفتہ کی صبح یہاں میرے پاس آئے گا۔ اس کو چاہیئے کہ صبح سویرے یہاں ہمارے پاس پہنچ جاوے تاکہ گرمی سے قبل اکوڑہ پہنچ جاویں۔ انشاء اللہ۔　　(۱۸ر جون ۱۹۵۲ء)

★

محترم المقام مکرمی جناب مولانا مولوی عبدالحق صاحب لسلامت باشید۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، معروض ہو کہ یہاں خیریت ہے اور خیریت آپ کی خداوندکریم سے مطلوب ہے۔ برخوردار فخرالدین کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ نے برخوردار ابراہیم[1] کے ساتھ بہت اچھا سلوک اور بڑا احسان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دیوے اور دین و دنیا میں ترقی دیوے۔ خدا آپ کے مدرسہ کو ترقی دیوے اور قائم و دائم رکھے اور اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرماوے اور اچھے کام کی توفیق دے۔ برخورداران رکن الدین[2] و فخرالدین[3] کی طرف سے السلام علیکم معروض ہو۔ والسلام۔　　(اپریل ۔ ۱۹۵۵ء)

★

جناب مستطاب مولانا صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ۔ آپ کا نوازش نامہ ملا۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ اتوار کے دن آپکی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور آپ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں امداد کرے اور دارین کی خیر و عافیت نصیب فرماوے۔ والسلام۔　　(مارچ ۔ ۱۹۵۷ء)

★

---

[1] مولانا محمد ابراہیم صاحب حضرت مرحوم کے تیسرے صاحبزادے ہیں۔ اُس وقت دارالعلوم حقانیہ میں زیر تعلیم تھے۔ اور یہ صاحب مکتوبات رح کی دارالعلوم سے خاص محبت کی علامت تھی۔ اس وقت گھر پر مقیم ہیں۔

[2] حضرت رح کے بڑے صاحبزادے ہیں اور اپنے گھر غورغشتی میں مقیم ہیں۔　[3] منجھلے صاحبزادے جو اس وقت انگلینڈ میں امامت و خطابت کی دینی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

مکرمی جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ۔ معروض ہو کہ نوازش نامہ آپ کا پہنچا۔ کیفیت مندرجہ سے آگاہی ہوئی۔ میرے آنے کی وہاں ضرورت نہیں میں نہ واعظ نہ مقرر ہوں اور نہ خوش الحان ہوں۔ لیکن جب آپ فرماتے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی فرمائش کے مطابق تاریخ مقررہ پر حاضر خدمت ہو جاؤں گا۔ از جانب برخورداران رکن الدین و فخر الدین و ابراہیم السلام علیکم معروض ہو۔ (۱۹۵۸ء)

★

(بعد از تمہیدی کلمات) جب آپ کا اول خط مجھے ملا تھا۔ تو میرا ارادہ یہ تھا کہ میں آپ کی خدمت میں جلسہ کی تاریخ میں حاضر ہوں گا۔ لیکن جواب میں نے نہیں لکھا تھا۔ کیونکہ آپ نے اس خط میں جواب کا مطالبہ نہیں کیا تھا۔ اب چونکہ دوسرا خط آپ کا فخر الدین کے نام پر آیا ہے اور اس میں آپ نے جواب طلب کیا ہے تو اس واسطے میں یہ خط آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں میں انشاء اللہ تعالیٰ تاریخ موعود پر جلسہ کے واسطے حاضر خدمت ہوں گا۔ برخورداران کی طرف سے السلام علیکم معروض ہو۔ (۱۰ رجب ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۱/۲/۵۷)

★

(بعد از تمہیدی کلمات) آپ نے جس کام کی فرمائش کی ہے مجھے اس سے معذور سمجھیں اور خفگی نہ فرمادیں میں بسبب کبرسن و ضعف بدن وکثرت عیال و دیگر موانع و عوارضات کی وجہ سے معذور ہوں[1]۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مدرسہ کو قائم و باقی رکھے اور اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ اور ہمارے ساتھ دنیا و آخرت میں امداد کرے۔ اور اتباع شریعت پر وقت موت تک ثابت رکھے والسلام ۔۔۔۔۔

★

(بعد از تمہیدی کلمات) میں بشرط صحت اور بغیر کسی دوسرے عذر کے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ میں شرکت کروں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مدرسہ کو بقاء و ترقی نصیب کرے اور آپ کو جملہ اراکین مدرسہ کو دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمادے اور ہم کو اور آپ کو مرتے وقت تک دین اسلام پر ثابت رکھے۔ ★★

---

[1] معلوم نہیں کس امر کی طرف اشارہ ہے، شاید حضرتؒ تک بہت سے خدام دار العلوم کی یہ خواہش پہنچی ہو کہ دار العلوم کے دار الحدیث کو زینت تدریس سے نوازا جائے۔